بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵

نمبر سلسلہ

الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

یوم شنبہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

387

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا چھوٹا لڑکا عزیز امین احمد تاحال بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج نماز جمعہ کے بعد ۲۷ ویں مجلس مشاورت تعلیم الاسلام کالج ہال میں شروع ہو گئی ہے۔

جلد ۳۵ | ۵ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۵ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۱

ستائیسویں مجلس مشاورت بابت ۱۹۴۷ء کا افتتاح

پہلے روز کی کارروائی

قادیان ۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ مسجد نور میں پڑھائی۔ نہایت مختصر خطبہ میں حضور نے احباب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کی تلقین فرمائی۔ نماز جمعہ وعصر کے جمع کرنے کے بعد حضور نے پانچ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھا۔ ۳½ بجے کالج کے ہال میں تشریف لا کر حضور نے مجلس کی کارروائی شروع فرمائی۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا سے قبل حسب ذیل مختصر سی تقریر کی۔

آج ہم اس اہم کام کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہماری ذمہ داریاں چاہتی ہیں کہ کام کی وسعت کو دیکھتے ہوئے اور سلسلہ کی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری راہ نمائی کرے۔ اور اپنے فضل ورحم کے ساتھ جو مشکلات ہمارے راستہ میں حائل ہیں۔ اور جن میں سے گزرنا ضروری ہو۔ ان کو دور فرماتے ہوئے ایسے سامان مہیا کرے جو ہماری کامیابی کا موجب ہوں۔ اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں۔ جو اس کی رضامندی کے خلاف ہو۔ اب دوست دعا کریں۔ کیونکہ نہایت نازک وقت آرہا ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور راہ نمائی کے ہم مشکلات کا تدارک نہیں کر سکتے۔ یہ الفاظ ختم کرتے ہوئے حضور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا فرمائی۔

اس کے بعد مجلس کی کارروائی شروع کرتے ہوئے حضور نے تقریر شروع فرمائی۔ جس میں نمائندگان کو ضروری ہدایات دینے کے بعد فرمایا۔ کہ ابھی بجٹ پیش ہونے والا ہے اس دفعہ کا بجٹ نہایت عجیب ہے۔ کیونکہ اس میں ۵۰ فیصدی کی زیادتی ہے۔ جو ہمارے دلوں کو کپکپا دینے والی ہے۔ لہٰذا اس پر نہایت سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر حضور نے ایجنڈا پڑھ کر سنایا۔ اور اس کے مختلف امور پر غور کرنے کے لئے چار کمیٹیاں مقرر کیں۔

(۱) پہلی کمیٹی نظارت بیت المال کی ان تجاویز پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی۔ جو بجٹ سے تعلق رکھتی تھیں اس کے لئے ۲۱ ممبران منتخب کئے گئے۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔ نواب محمد دین صاحب صدر۔ ناظر صاحب بیت المال سیکرٹری۔ محاسب صاحب آڈیٹر صاحب۔ بابو غلام احمد صاحب اختر۔ پیر اکبر علی صاحب فیروزپور۔ چوہدری اللہ دتا صاحب سیالکوٹ۔ بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور۔ میاں ناصر علی صاحب منٹگمری۔ بابو احمد جان صاحب کراچی۔ چوہدری عبدالحمید صاحب اہوں۔ چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ مہاراں۔ بابو عبدالحمید صاحب شملہ۔ چوہدری غلام محمد صاحب پاکپٹن۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب لاہور۔ سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ۔ شمس الدین صاحب پشاور۔ مولوی دولت احمد صاحب ڈھاکہ۔ چوہدری انور حسین صاحب قصور۔ فرزند علی خانصاحب۔ رحیم یار خانصاحب۔ برکت علی صاحب لدھیانہ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب چک سکندر۔ میر محمد بخش صاحب گوجرانوالہ۔ مولوی محمد عیسےٰ صاحب کانپور۔ سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد۔ شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ۔ خواجہ بدرالدین صاحب کشمیر۔ مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل قادیان۔ بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ۔ چوہدری نذر محمد صاحب لائلپور۔ مولوی عبدالقادر صاحب بہار

(۲) بجٹ کمیٹی نمبر ۲ کے لئے ۱۶ اصحاب منتخب کئے گئے۔ چوہدری محمد شریف صاحب صدر۔ نائب ناظر صاحب بیت المال سیکرٹری۔ چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلدار۔ چوہدری رحمت خانصاحب گجرات۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب بہاولپور۔ عبدالحی صاحب کاٹھ گڑھ۔ چوہدری عبدالغنی صاحب کریام۔ چوہدری حشمت علی صاحب کرتو۔ چوہدری غلام رسول صاحب سرگودہا۔ دوست محمد صاحب کلکتہ۔ ظہورالدین صاحب وکیل گجرات۔ ملک عبدالرحمن صاحب قصور۔ چوہدری شریف احمد صاحب قادیان۔ چوہدری نذیر احمد صاحب وکیل سیالکوٹ۔ سیٹھ فاضل بھائی صاحب سکندرآباد۔ بابو نذیر احمد صاحب دہلی

(۳) کمیٹی نظارت علیا کے لئے ۱۷ اصحاب منتخب کئے گئے۔ شیخ بشیر احمد صاحب صدر۔ ناظر صاحب اعلیٰ سیکرٹری۔ میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ۔ چوہدری عزیز احمد صاحب وکیل وزیرآباد۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجرات۔ مرزا عبدالحق صاحب گورداسپور۔ ڈاکٹر حاجی خانصاحب کراچی۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر۔ چوہدری بشیر احمد صاحب اتہ زیکا۔ مولوی محمد صاحب کلکتہ۔ قاضی علی محمد صاحب سیالکوٹ۔ حافظ نور الٰہی صاحب بہاولپور۔ حاجی اللہ بخش صاحب چندہ کے منگولے۔ نصر اللہ خانصاحب اتہ زیکا۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ سید محمد حسین صاحب نارووال

(۴) کمیٹی نظارت تعلیم وتربیت و امور عامہ کے لئے ۱۵ اصحاب منتخب کئے گئے۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس صدر۔ ناظر صاحب امور عامہ و ناظر صاحب تعلیم وتربیت سیکرٹری۔ شبیر احمد صاحب فیروزپور۔ شیخ نگار احمد صاحب کلکتہ۔ چوہدری محمود احمد صاحب لاہور۔ بابو محمد حیات صاحب پٹی۔ چوہدری غلام جیلانی صاحب گوانشہر۔ ملک برکت علی صاحب لائلپور۔ بابو فضل احمد صاحب کراچی۔ مرزا غلام نبی صاحب شیخوپورہ۔ ڈاکٹر نذیر الٰہی صاحب جہلم۔ غلام سرور صاحب لائلپور۔ چوہدری محمد حیات صاحب مدرسہ چٹھہ۔ ضیاء الدین صاحب وکیل گورداسپور۔ آخر میں حضور نے بجٹ کے متعلق کچھ ہدایات دینے کے بعد پہلے روز کی کارروائی ختم کی۔

خاکسار منیر احمد ونیس

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

اگر آگے بڑھے اور ظالموں کی راہ میں حائل ہو جائے۔ تو ظلم کبھی بھی پنپ نہ سکے۔ اور اس کی بنیادیں ہل جائیں۔ اور ظالموں کے دل پگھل جائیں۔

اس کے بعد چار دوستوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

خاکسار منیر احمد وینس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

بقیہ مجلس عرفان فرمودہ ۲ ماہ شہادت

مومن کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے

اذان کے بعد حضور نے فرمایا۔ جہاں ہم دنیا میں امن و صلح قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس راہ میں ہمیں جو بھی قربانی کرنی پڑے گی۔ ہم اس سے دریغ نہ کریں گے۔ اور اگر باوجود ہمارے صلح کن رویہ کے دشمن ہم پر حملہ آور ہوا۔ اور ہمیں کمزور سمجھ کر کچلنے کا ارادہ کیا۔ تو ہم بزدلوں کی طرح یونہی اپنی جانیں ضائع نہ کر دیں گے۔ بلکہ بہادروں کی طرح اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ مومن بزدل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی غافل ہوتا ہے۔ جب صلح کی تمام کوششوں کے باوجود دشمن لڑائی کی طرح ڈالتا ہے۔ تو پھر مومن پیٹھ نہیں پھیرتا۔ بلکہ نہایت ہمت اور جانفشانی سے شجاعت کی داد دیتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیسیوں جنگیں لڑیں۔ مگر آپ کی چوکسی کا یہ عالم تھا۔ کہ کوئی ایک جنگ بھی ایسی نہیں۔ جس میں آپ کو قبل از وقت دشمن کے ارادوں کا علم نہ ہو گیا ہو۔ اور آپ نے وقت سے پہلے اس کا تدارک نہ کر لیا ہو۔ بسا اوقات تو یہ ہوتا تھا۔ کہ دشمن جنگ کے ارادہ سے ابھی گھر سے نکلا بھی نہ ہوتا تھا۔ کہ اسلامی لشکر اسکی سرکوبی کے لئے پہنچ جاتا۔ مدینہ کے چاروں طرف دشمن ہی دشمن تھے۔ اور ان کے درمیان مسلمان جنگ کے لئے تیاری کرتے رہتے۔ مگر دشمن کو پتہ تک نہ لگتا۔ بے شک بعض دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بذریعہ وحی و الہام دشمن کے ارادوں کا پتہ لگ جاتا۔ لیکن اکثر دنیاوی ذرائع سے ہی علم ہوتا تھا۔

پس مومن کو ہمیشہ ہشیار رہنا چاہیئے۔ جہاں اسے دشمن کی ہر بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ وہاں اسے یہ بھی عزم کر لینا چاہیئے۔ کہ میں نے غفلت اور بے کسی کی حالت میں نہیں مرنا۔ غافل قومیں دنیا میں کسی رحم کی مستحق نہیں ہوتیں۔ کیونکہ وہ خود اپنے آپ کو موت کے سپرد کر دیتی ہیں۔ اور وہ چیزیں جو اپنی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی ہیں۔ انہیں استعمال نہیں کرتیں۔ اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتیں۔ لہٰذا ان کا یہ بھی حق نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے مزید طلب کریں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ تم نے پہلی چیزوں سے کیا فائدہ اٹھایا۔ کہ تمہیں اور دی جائیں۔ بہرحال جو قوم اپنے آپ کو غفلت کا شکار بنا دیتی ہے۔ وہ بہت جلد موت کی آغوش میں چلی جاتی ہے۔

پس ہماری جماعت کے پاس جو کچھ ہے اسی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر وہ اس سے فائدہ اٹھائیگی۔ تو اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات کی وارث بن سکے گی۔ ورنہ وہ موجودہ زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جو شخص اپنا گھر خالی کر دیتا ہے وہ اسے دیتا ہے تم بھی اپنے گھروں کو خالی کرو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔ گھروں کو خالی کرنے کے بغیر کچھ نہ ملے گا۔

پس ہمیں لوگوں میں صلح کرانے کے لئے اپنی جانیں لڑا دینی چاہئیں۔ جان بے شک قیمتی چیز ہے۔ مگر اخلاق کے مقابلہ میں اسکی کوئی قیمت نہیں۔ جب تمہارے بچوں اور عورتوں پر ہاتھ اٹھایا جا رہا ہو۔ اور انہیں ذلیل کیا جا رہا ہو۔ تو اس وقت تمہاری زندگی عبث ہے ان فسادات میں دشمن نے جو شنیع افعال کئے ہیں اس وقت ہماری جماعت کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ بیچ میں حائل ہو جاتی۔ اور کہتی کہ تم عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی بجائے ہمیں قتل کرو۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو تم دیکھتے کہ یہ فسادات بڑھنے نہ پاتے۔ کیونکہ غیر محل اور نامناسب جگہ پر عداوت اور غصہ فروغ نہیں پکڑتا۔ اور بہت جلدی ندامت محسوس ہونے لگتی ہے۔

پس ایسے مواقع پر ہماری جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکھنڈ ہندوستان

مجلس عرفان مورخہ ۳ ماہ شہادت

قادیان ۳ ماہ شہادت۔ آج بعد نماز مغرب حضور نے چودھری اعجاز نصر اللہ صاحب ابن جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کا نکاح محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت خلیفہ عبد الرحیم صاحب جموں کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد مجلس میں رونق افروز ہو کر حضور نے جو ارشادات فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ابتدا میں حضور نے اپنا ایک تازہ رویا بیان فرمایا۔ جس میں ذکر تھا۔ کہ گاندھی جی آئے ہیں۔ اور حضور کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں۔ اور ذرا سی دیر لیٹنے پر فوراً اٹھ بیٹھے اور گفتگو شروع کر دی۔ دوران گفتگو میں حضور نے گاندھی جی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سب سے اچھی زبان اردو ہے۔ گاندھی جی نے بھی اسکی تصدیق کی۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ دوسرے نمبر پر پنجابی ہے۔ گاندھی جی نے اس پر اظہار تعجب کیا۔ مگر آخر مان گئے۔ اس کے بعد رویا میں نظارہ بدل گیا۔ اور حضور گاندھی جی کے کہنے پر عورتوں میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لے گئے مگر وہ بہت تھوڑی آئی ہوئی تھیں۔ اس لئے حضور نے تقریر نہ فرمائی۔

اس رویا کی تعبیر میں حضور نے بیان فرمایا کہ یہ موجودہ فسادات کے متعلق ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ہندو مسلم تعلقات ابھی اس حد تک نہیں پہنچے۔ کہ صلح نہ ہو سکتی ہو۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلد کوئی بہتر صورت پیدا ہو جائے۔

اس کے بعد ایک دوست نے اپنی دو خوابیں بیان کیں۔ جو موجودہ فسادات کے متعلق تھیں۔ سلسلہ کلام جاری کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ جہاں تک میں نے ان پیشگوئیوں پر نظر دوڑائی ہے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہیں۔ اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہے۔ غور کیا ہے۔ میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیئے۔ اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی پیشگوئیاں بھی جو ہندوؤں کے متعلق ہیں اس طرف اشارہ کرتی ہیں۔ (مثلاً جے سنگھ بہادر۔ مرزا غلام احمد کی جے اور اے رودر گوپال تیری مہا گیتا میں لکھی ہے) کہ اللہ تعالیٰ ہندو قوم میں بھی ہمیں کامیابی دے گا۔ اور انہیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملے گی۔

ہندوستان میں تین بڑی مذہبی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ اور ساری دنیا میں بھی ان کو بہت بڑی اکثریت حاصل ہے۔ باقی قومیں کل آبادی کا پانچواں چھٹا حصہ ہیں۔ مسلمان اور عیسائی پچاس پچاس کروڑ کے قریب ہیں۔ اور ہندو تیس کروڑ۔ یہ کل ایک ارب تیس کروڑ عظیم ترین اکثریت ہے۔ دنیا کی کل آبادی دو ارب ہے۔ اور باقی ساری قومیں اور مذاہب صرف ستر کروڑ بنتے ہیں۔

ان تین قوموں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر مبعوث فرمایا گیا ہے۔ اور ان تینوں قوموں کو راہ راست پر لانا حضور ہی کا اصل کام ہے۔ مسلمانوں کے لئے حضور کو مہدی مقرر کیا گیا۔ ہندوؤں کے لئے کرشن اور عیسائیوں کیلئے مسیح بنکر آئے ہیں

اور یہ صاف ثابت ہے کہ یہ تینوں قومیں اگر صرف ہندوستان میں ہی احمدیت کو مان لیں۔ تو باقی دنیا کا ماننا کوئی مشکل نہیں۔ ہندوستان بہت وسیع ملک ہے اور اسے احمدی بنانا بہت مشکل کام ہے مگر جتنا یہ مشکل کام ہے۔ اتنے ہی اس کے نتائج شاندار ہیں۔ یہ اتنی مضبوط اور وسیع بیس ہے۔ کہ اس پر جتنی بڑی عمارت بھی بنائی جائے بن سکتی ہے۔ اگر سارا ہندوستان احمدی ہو جائے۔ تو باقی دنیا کو احمدی بنانے کے لئے ایک احمدی کے حصہ میں صرف تین یا چار افراد آتے ہیں جنہیں وہ نہایت آسانی سے احمدی بنا سکتا ہے۔ اور کوئی مشکل نہیں حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے۔ اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے۔ اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے۔ اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ تا ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ساری قومیں متحد ہوں۔ تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے چنانچہ اس رؤیا میں اسی طرف اشارہ ہے ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلد دور ہو جائے۔

اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیدا ہوگی تو ہم مسلمانوں کے ساتھ ہونگے۔ جو حال ان کا وہی ہمارا۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے ہم پر بہت مظالم ڈھائے ہیں۔ ہمیں ان سے نہیں ملنا چاہیئے۔ میں ہمیشہ ان کو یہی جواب دیا کرتا ہوں۔ کہ جتنے احمدیت میں کون زیادہ شامل ہوتے ہیں حقیقت میں ہمیں جس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے وہ مسلمانوں میں سے ہی ہوئی ہے۔ میں نے بسا اوقات دیکھا ہے کہ جب کبھی بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ ہمارے ساتھ مل جاتے ہیں۔ اور ان کی عداوت بالکل کالعدم ہو جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ انہیں ضرور ہم سے کوئی حقیقی تعلق ہے۔ اور عداوت عارضی اور ظاہری طور پر ہوتی ہے۔

بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا۔ تو ہم مسلمانوں کا ساتھ دینگے۔ اگر وہ ہلاکت کے گڑھے میں گرینگے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہونگے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بھی بچالے گا۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ ان کی ہلاکت کے ساتھ ہماری ہلاکت ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ کہنا صحیح ہوگا۔ کہ ان کی ہلاکت ہمارے لئے بہت ضرر رساں ہوگی۔ مگر ہمارے ساتھ ہونے سے اللہ تعالیٰ انہیں بھی کوئی آنچ نہ آنے دیگا۔ ہم نے تو بہرحال بچنا ہی ہے۔ ہمارے طفیل وہ بھی بچ جائینگے

اذان کے بعد حضور نے اس وفد کا جو ایشیائی ممالک کی کانفرنس میں شامل ہونے والے نمائندگان کو قادیان آنے کی دعوت دینے کے لئے دہلی بھیجا گیا تھا، کامیابی کے متعلق دریافت فرمایا۔ جناب مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا نے بیان کیا۔ کہ اکثر نمائندگان نے غیر معمولی مصروفیات کے باعث معذوری کا اظہار کیا ہے۔ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جو حضور کے ساتھ مسند پر تشریف فرما تھے نے فرمایا کہ میں نے بعض نمائندگان کو اپنے مکان پر دعوت دی تھی۔ جس میں انہوں نے بطیب خاطر شمولیت کی۔ مگر وہ بہت زیادہ مصروف تھے کانفرنس سے مسلم لیگ کے بائیکاٹ اور نمائندگان سے غفلت برتنے کے ذکر پر حضور نے مسلم لیگ کے اس رویہ کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ مسلم لیگ کے لئے نہایت عمدہ موقعہ تھا کہ ان ممالک کی ہمدردی حاصل کرتی۔ اور اپنی مصیبت میں انہیں شریک کرتی مگر اس نے اس موقعہ کو ضائع کر دیا ہے۔

منیر احمد ....

اپنی اولادوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب بناؤ نہ کہ پیکسلے اور سپنسر وغیرہ کے

آج سے پچاس سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔" یہ الہام جس آب و تاب سے پورا ہو رہا ہے۔ اس کا ثبوت ان بیسیوں مجاہدین احمدیت کا وجود ہے جو غیر ممالک میں جاکر احمدیت اور اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ مگر باوجودیکہ دنیا کے ہر ملک میں احمدی مشن قائم ہیں۔ پھر بھی بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں ہمارے مبلغین ابھی تک نہ پہنچے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ سلسلہ کے پاس اتنی تعداد میں مبلغین موجود نہیں۔ کہ ان کو باہر بھیجا جاسکے۔ اور یہ ہماری کمزوری ہے۔ جس کو دور کرنا جماعت کے ہر ایک فرد کا فرض ہے۔ حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حل یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ہر سال مدرسہ احمدیہ میں کم از کم سو طالب علم آنے چاہئیں اور اس کا آسان طریق یہ ہے۔ کہ ہر خاندان یہ عہد کرے کہ اس نے ہر سال کم از کم ایک طالب علم مدرسہ احمدیہ میں بھیجنا ہے۔

مگر بعض لوگ نفس کی کمزوری کے باعث یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ مقصد تو دین کی خدمت کرنا ہے۔ اور وہ بی۔ اے یا ایم۔ اے ہو کر بھی انسان کر سکتا ہے۔ مگر ان کا یہ جواب اس وقت تک بالکل قابل التفات نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ سو طالب علموں کی تعداد کو پورا نہ کرلیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں علم دین کی بجائے علم دنیا اس لئے پڑھوں کہ اگر مجھے دین کی خدمت کرنے میں کامیابی نہ ہوئی تو پھر بی۔ اے یا ایم۔ اے ہونے کی وجہ سے کوئی نوکری کرلوں گا۔ تو یہ بزدلی ہے۔ لیکن اگر حکم کے ماتحت کوئی دنیوی علم حاصل کرتا ہے تو جائز ہے۔ اور اجر کا موجب۔ میں تو کہتا ہوں وہ اگر ایک شخص حکم کے ماتحت پاخانہ صاف کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز پڑھاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک دونوں کا درجہ ایک ہوگا۔ کیونکہ جہاد میں ان کے لئے جو کام مقرر کیا گیا اسے انہوں نے ادا کیا۔ پس اگر کوئی شخص حکم کے ماتحت بی۔ اے ایم۔ اے پاس کرتا ہے۔ تو ثواب کا مستحق ہے۔ اور مجاہد۔ لیکن اگر نفس کی کمزوری کی وجہ سے وہ ایسا کرتا ہے۔ اور پیچھے لوٹنے کا رستہ بناتا ہے۔ تو وہ اجر کا مستحق نہیں۔ جو شخص دل میں کمزوری رکھتا ہے۔ وہ دین کا بہادر سپاہی کس طرح بن سکتا ہے۔ ہر انسان پر ابتلا اور قبض کے زمانے آتے رہتے ہیں۔ اور اگر کوئی اپنے دل میں کمزوری کا بیج رکھے۔ تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ بیج اگ پڑے۔ اور اسے نقصان پہنچائے۔ پھر یہ بھی غور کرو علم دین پڑھنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور علم دنیا پڑھنے والے ہکسلے وغیرہ کے پھر خود سمجھ لو۔ کہ کس کا درجہ بڑا ہے۔"

(الفضل ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء)

یہ وہ ارشاد ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ مئی ۱۹۳۶ء کی مجلس علم و عرفان میں فرمایا۔ لہذا ہر خاندان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کو پڑھنے کے بعد کم از کم ایک طالب علم مدرسہ احمدیہ میں بھیجے تا اس ندامت اور شرمندگی سے بچ سکے جو اگلی اور پچھلی نسلوں میں اسے اس وقت اٹھانی پڑے۔ جبکہ بعض لوگ خدا تعالیٰ کے حضور یہ جواب دیں۔ کہ اے ہمارے خدا ہم تو ایمان لانے کے لئے تیار تھے۔ مگر کسی نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔ کہ وہ پیارا اور محبوب آقا دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہو چکا ہے۔

"پس اب وقت ہے کہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اب وقت ہے کہ تم دنیا داری کی روح کو کچل دو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تمہارا وہ دعوےٰ جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ

نئے ارض و سماء

تبلیغی رپورٹ احمدیہ مشن امریکہ بابت ماہ جنوری ۱۹۴۷ء

(از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ)

سنہ ۱۹۴۷ء کے آغاز سے دو دن قبل ہم تین ناچیز خدام سلسلہ یعنی محترم ومکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب۔ میرزا منور احمد صاحب اور خاکسار کو پٹس برگ میں جو شکاگو سے کوئی پانچ سو میل دور ہے۔ جمع ہونے اور امریکہ میں تبلیغی مسائل اور مساعی پر تفصیلی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ اس ملاقات میں جہاں ہم نے گذشتہ سال کی جدوجہد کا محاسبہ کیا۔ وہاں آئندہ سال کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے فضل نصرت اور تائید کے ملتجی ہوتے ہوئے کچھ تجاویز سوچیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا احساس یہ تھا۔ کہ جوں جوں واقفین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی کام کو وسعت دیتا جا رہا ہے۔ اور مزید واقفین کی ضرورت میں کسی طرح بھی کمی نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ کے فضل کے ماتحت ماہ جنوری اس جہت سے ہمارے خیال کو اور پختہ کرنے کا باعث ہوا۔

تقاریر

اس سال ہمارے کام کی ابتدا صوفی صاحب محترم کے ایک لیکچر سے ہوئی۔ جو آپ نے نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی میں شعبہ تاریخ ادیان کی دعوت پر "اسلام" کے موضوع پر دیا۔ دوران تقریر میں جب آپ نے امریکن نوجوانوں کو عربی لہجہ میں اذان سنائی۔ اور پھر اس کا ترجمہ کر کے اسکی فلاسفی کی وضاحت کی۔ تو اس میں حاضرین نے خوب دلچسپی لی۔ تقریر کے بعد دیر تک سوالات ہوئے اور شعبہ مذکور نے بعد میں اس دلچسپ تقریر پر آپ کا خط کے ذریعہ شکریہ ادا کیا۔

تقاریر کے سلسلے میں خاکسار کو بھی دو عمدہ مواقع ملے۔ ان میں سے ایک تو یونیورسٹی آف شکاگو کے (Church of Christ) چرچ آف کرائسٹ میں رینگلرز کلب کے ماتحت (Wranglers club) ہوئی۔ جس کا موضوع "Islam Its Past Present and Future" تھا۔ یعنی اسلام کا ماضی۔ حال اور مستقبل خاکسار نے زمانہ حال کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور امتیازی خصوصیات کا ذکر کیا۔ اور مستقبل کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام کے عالمگیر غلبہ کے تین سو سال کے اندر اندر ظاہر ہونے کی پیشگوئی بیان کی۔ یہاں پر پچاس ساٹھ کے درمیان یونیورسٹی کے طلباء موجود تھے۔ جنہوں نے بعد میں اشاعت دین بزور شمشیر پردہ اور ایٹم بم کے استعمال کے متعلق اسلامی نکتہ نظر وغیرہ پر سوالات پوچھے

دوسری تقریر نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے ہسٹری ڈیپارٹمنٹ کی دعوت پر ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسائل پر ہوئی۔ دوران تقریر میں خاکسار نے یہ بتاتے ہوئے کہ ہماری جماعت کا سیاسی مسلک کیا ہے۔ احمدیت کا ذکر بھی کیا۔ امریکہ میں اس امر کی بے حد ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاسی حالت سے یہاں کے لوگوں کو پوری طرح واقف کیا جائے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ کانگرسی پروپیگنڈا کا زہر اس احساس کے پیدا کرنے میں پوری طرح کامیاب ہو جائیگا۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے راستے میں صرف مسلمان ہی سدِّ راہ بنے ہوئے ہیں۔

دَورے

مکرم صوفی صاحب اس ماہ میں دو مقامات پر تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے تو آپ سینٹ لوئیس گئے۔ یہاں پر مسلم سن رائز اور دوسرا لٹریچر ایک مدت سے بھجوایا جا رہا تھا۔ بحمد اللہ کہ آخر اس خاموش مگر مسلسل تبلیغ میں اللہ تعالےٰ نے برکت ڈالی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ماتحت چودہ احباب نے بیعت کی۔ ان احباب کے داخل سلسلہ ہونے سے ہمارے موجودہ مشنوں کی تعداد میں ایک کا اور اضافہ ہو گیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس جماعت کی تربیت کر کے اسے استحکام دیا جائے۔ اس وسیع ملک میں یہ مقامات اتنی اتنی دور ہیں۔ کہ ایک دو آدمیوں کے لئے ہر جگہ پہنچنا مال اور وقت دونوں لحاظ سے ایک عقدہ بن جاتا ہے۔

کینساس سٹی میں ایک چھوٹی سی جماعت عرصے سے قائم ہے۔ اس میں ہمارے ایک دوست عبدالرحیم صاحب اس ماہ میں فوت ہو گئے۔ مرحوم اخلاص کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ غربت کا یہ حال تھا۔ کہ ان کی وفات کے بعد مقامی جماعت نے چندہ جمع کر کے ان کی تکفین و تدفین کا انتظام کیا۔ لیکن اخلاص ایسا کہ پچھلے سال تحریک جدید میں پچاس ڈالر کا وعدہ کیا۔ آپ کی وفات پر صوفی صاحب نے جنازہ کے لئے جانا ضروری سمجھا۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور جماعت کی ترقی و استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

برادرم مرزا منور احمد صاحب کے عرصہ زیر رپورٹ میں ینگس ٹاؤن کے دورہ کا موقعہ ملا۔ جہاں پر ایک کامیاب اجلاس ہوا۔ اور اجلاس کے بعد وہاں کے مقامی ہفتہ وار اور روزانہ دو اخبارات نے انٹرویو کر کے اجلاس کی روئداد شائع کی۔ خاکسار کو ایک سفر سے واپسی پر کلیولینڈ میں چند گھنٹے قیام کا موقع ملا۔ جس میں امیر صاحب جماعت سے ملاقات کر کے انہیں تیز تر مساعی کی تلقین کی۔

شکاگو

شکاگو میں عاجز نے گذشتہ سال یہاں پہنچنے پر خدام الاحمدیہ کو قائم کیا تھا۔ جس کے اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے۔ اس سال کے شروع سے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے اجراء کا ارادہ تھا۔ جو اللہ تعالےٰ نے پورا فرمایا۔ یہاں کی احمدی بہنوں نے ہر اتوار کو تین گھنٹے کی میٹنگ کا انعقاد شروع کر دیا ہے۔ جس میں محترمہ بیگم صاحبہ صوفی مطیع الرحمن صاحب تشریف لاتی اور نماز اور اسلامی مسائل کی تعلیم دیتی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے خصوصی اجلاس بدھ کے روز منعقد ہوتے ہیں۔ جمعہ کی شام کو خاکسار قرآن کریم اور تفسیر القرآن کے اسباق دیتا ہے۔ اور اتوار کو تبلیغی اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دوسرے زائرین کے علاوہ نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے تین طلباء بھی آئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔

انفرادی تبلیغ

شکاگو میں مرکزِ شہر میں ہمارے دفتر کا قیام امریکن گوروں سے تعلق میں بفضلہ بہت ممد ہوتا ہے۔ اور جو دلچسپی رکھنے والے گورے مسجد میں آنے سے ہچکچاتے ہیں۔ ان سے دفتر میں ملاقات کا عمدہ موقع مل جاتا ہے۔ صوفی صاحب محترم شکاگو میں قیام کا معتدبہ وقت دفتر میں گذارتے ہیں۔ جہاں پر مسلم سن رائز کی ادارت۔ اشاعت لٹریچر خط وکتابت اور دوسرے معاملات کے علاوہ انفرادی تبلیغ کا موقع مل جاتا ہے۔ ہفتہ میں دو دن خاکسار بھی ریونسٹن سے آ کر دفتری کام میں مدد کرتا ہے۔

انفرادی تبلیغ کے سلسلے میں برادرم مرزا منور احمد صاحب کو دوسرے لوگوں کے علاوہ پٹس برگ کی روٹری کلب (Rotary club) اور تین مقامی ریڈیو سٹیشنوں کے ڈائرکٹروں کو پیغام احمدیت کے پہنچانے کا موقع ملا۔

خاکسار کو بفضلہٖ تعالیٰ ہر روز یونیورسٹی میں انفرادی تبلیغ کا موقعہ مل جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک روز جرنلزم کی ایک کلاس کے تمام طلباء نے "امریکہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد" کے متعلق پروفیسر کی زیر نگرانی انٹرویو کیا۔ اور سب نے اپنی اپنی رپورٹ لکھی۔

اشاعت سیرت حضرت امیر المومنین

صوفی صاحب مکرم گذشتہ سال سے سیرت حضرت امیر المومنین" مصنفہ چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے امریکن ایڈیشن کی اشاعت میں کوشاں تھے۔ مگر امریکہ کے موجودہ حالات کے پیش نظر کئی قسم کی مشکلات درپیش رہیں۔ اس سال کے آغاز کے ساتھ بفضلہٖ تعالےٰ یہ مرحلہ بھی طے ہوا۔ اور یہ قیمتی کتاب دیدہ زیب طباعت اور ٹائپ کے ساتھ نہایت عمدہ کاغذ پر چھپ گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ انشاء اللہ یہ موثر کتاب سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کی بابرکت اور موعود ہستی اور مرکز سلسلہ سے ان دور دراز مقامات پر بسنے والے احمدیوں کے مضبوط اتصال اور ایمانی تعلق کے قیام میں بہت مفید ثابت ہوگی۔ یہ کتاب چھپتے ہی تمام امریکن جماعتوں اور بیرونی مشنوں کو بھیج دی گئی ہے۔ اب مسلم سن رائز کا اگلا نمبر تیار کیا جا رہا ہے۔ (باقی)

نتیجہ امتحان کتاب "نشان آسمانی"

امتحان لجنہ اماء اللہ قادیان و بیرونجات کے سوالات کے پرچے الگ الگ تھے۔ اس لئے آج صرف بیرونجات کا نتیجہ درج کیا جاتا ہے۔

لجنہ بیرونجات کی ۱۰۴ ممبرات نے شرکت کی جن میں ۶۷ کامیاب ہوئیں۔ محترمہ ممتاز اختر صاحبہ اہلیہ لفٹیننٹ محمد اسلم صاحب سکندر آباد دکن اول اور محترمہ سیدہ نور بیگم نگران ناصرات الاحمدیہ احمد آباد ڈاکخانہ گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ دوئم رہی ہیں:۔ (سیکرٹری تعلیم: امۃ اللہ خورشید)

سکندر آباد۔ دکن

محترمہ ہاجرہ اللہ دین صاحب ۳۳
محترمہ فاطمہ فاضل اللہ دین صاحب ۳۴
" ممتاز اختر اہلیہ لفٹیننٹ محمد اسلم صاحب اول
۴۹ - محترمہ عائشہ یوسف اللہ دین ۴۳
محترمہ علیمہ غلام حسین کرم علی ۳۴
" صالحہ بیگم ۱۷ محترمہ کبریٰ بیگم ۲۸

مدراس

محترمہ مسز زینب حسن صاحب ۳۹

حیدر آباد دکن

محترمہ امۃ القیوم بیگم صدیقہ - ۲۳
" امۃ السلام صاحبہ ۳۰ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۳۸ - محترمہ ناصر بیگم صاحبہ - ۲۳
محترمہ عطیہ بیگم ۲۰ - محترمہ رضیہ بیگم صدیقہ ۱۷
محترمہ محمدی بیگم صاحبہ احمدی ۲۲ - محترمہ مبارکہ بیگم ۱۹ محترمہ محمودہ ناصرۃ الاحمدیہ ۱۷ محترمہ حبیبہ بیگم ۲۶ محترمہ منصورہ بیگم ۴۳ محترمہ احمدی بیگم ۲۰ - محترمہ سکینہ بیگم ۱۷

ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ ۳۷

چک نمبر ۶ ضلع سرگودھا

محترمہ خورشید بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ۳۷
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ ۳۳ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ۳۵ - سیدہ محترمہ رشیدہ بیگم بنت سید اصغر علی شاہ ۳۰

ملتان

محترمہ حمیدہ بیگم آف جھنگ بنت چوہدری محمد حسین صاحب ۴۵ محترمہ طاہرہ طلعت معرفت شیخ فضل الرحمٰن امیر جماعت ملتان ۴۶ -

شہر امرتسر

محترمہ صادقہ سلطانہ صاحبہ مسز ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ۴۶ - محترمہ ممتاز عصمت بنت ڈاکٹر محمد منیر صاحب ۴۴

فیروزپور چھاؤنی

محترمہ عائشہ محمودہ صاحبہ ۲۹ - محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ ۴۰ - محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

ویرووال

محترمہ بلقیس سلطانہ ۳۳ - محترمہ مسعودہ بیگم بنت خان عبدالمجید صاحب - ۲۵ -

منٹگمری

محترمہ امۃ الحسکیم صاحبہ ۲۰

اجنالہ ضلع امرتسر

محترمہ حسن آرا ووٹ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ۴۴

آنبہ ضلع ہوشیارپور

محترمہ سیدہ امۃ الرشید اہلیہ سید لال شاہ صاحب ۴۴

ٹانڈا ضلع ہوشیارپور

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ ۲۸
" محترمہ بیگم چوہدری دوست محمد خان صاحب ایم اے ۴۰

ریاست کپورتھلہ

محترمہ امۃ الحکیم بیگم بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب ۴۴
" امۃ الوہاب بیگم " " ۴۳
" اہلیہ شیخ عبدالمنان صاحب - ۴۳

گولیکی ضلع گجرات

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ۴۷

بہاولنگر ریاست بہاولپور

محترمہ ریاض بیگم بنت حافظ نور الٰہی صاحب ۲۰
" ممتاز بیگم ۲۲

زیرہ ضلع فیروزپور

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ ۴۱
" بشیر اختر ۲۸

بمقام احمد آباد ضلع سیالکوٹ

محترمہ امۃ الرحمٰن سلیمہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ۴۰
" سیدہ بشیرہ بیگم دختر سید فضل شاہ ۳۶
" فیروزہ بیگم اہلیہ چوہدری فیروز احمد صاحب ۲۶
" بشیرہ بیگم بنت چوہدری غلام احمد صاحب ۳۵
" سیدہ امۃ الرشید بنت نذیر حسین صاحب ۴۴
" محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ۴۴
" سیدہ نور بیگم نگران ناصرات الاحمدیہ دوئم ۴۸
" غلام فاطمہ ۳۶
" زینب بیگم صدر لجنہ ۴۴

شہر سیالکوٹ

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ۱۸ -
" سیدہ آسیہ صاحبہ سید منزل
" سیدہ بیگم " ۲۵
" رضیہ بیگم صاحبہ بنت روشن دین صاحب ۲۰
" بلقیس اختر " ۴۵
" نصرت بنت محمد نواز خان ۴۱
" سلیمہ بیگم صاحبہ ۲۶
" نصرت بیگم بنت محمد دین صاحب ۲۰

لجنہ دہلی

محترمہ گلشن آرا صاحبہ ۴۴
" بشریٰ بیگم خالدہ بیرڈ روڈ نئی دہلی ۳۳
" ناصرہ نسرین صاحبہ قرولباغ ۲۷
" امۃ الرشید عابدہ بنت غلام حسنین صاحب ۳۳
" امۃ القیوم ساجدہ " " " ۳۱
" ضیاء بیگم صاحبہ نئی دہلی - ۱۸
" صغریٰ بیگم اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ بنگوی طبیہ کالج ۱۷ -
محترمہ امۃ الحفیظ بنت حافظ عبدالسلام صاحب ۲۸

علیپور والی ضلع سیالکوٹ

محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ - ۲۷

محترمہ امینہ بی بی صاحبہ ۱۷
" محمودہ بیگم " ۲۷
" مہر بی بی " ۲۶

لاہور

محترمہ صالحہ نسرین بنت مرزا عطاء اللہ صاحب ۴۵
" صفیہ ملک ۳۴
" امۃ المطہر بنت میاں عبدالرحمٰن صاحب ۳۷
" خورشید صالحہ اہلیہ میاں عبدالکریم صاحب ۲۵
" فرخ سلطانہ صاحبہ ۳۰
" ثریا نکہت صاحبہ ۴۰
" ثریا جبیں صاحبہ ۱۸
" سلمیٰ مطہرہ اہلیہ عبدالرشید صاحب راشد دہلی دروازہ لاہور ۲۶
محترمہ مریم صدیقہ بنت میاں عبدالعزیز صاحب دہلی دروازہ لاہور ۲۰
محترمہ رفیقہ صدیقہ دہلی دروازہ ۳۷
" خالدہ خانم بنت شیخ عبدالقادر صاحب فیض باغ ۳۸
" ثریا پروین صاحبہ " " ۳۸
" سلیمہ بیگم بنت میاں معراج دین صاحب بھاٹی گیٹ ۱۹
" محمودہ نسرین بنت میاں احمد دین صاحب ۴۳
" والدہ مخدوم محمد اکرم صاحب ۳۳ محترمہ سردار بیگم ۳۶
" محترمہ حمیدہ سلطانہ بنت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بھاٹی گیٹ ۱۷

ایک اور مجاہد احمدیت کی امریکہ روانگی!

تحریک جدید کی طرف سے صوفی عزیز احمد صاحب واقف زندگی بغرض تجارت امریکہ جا رہے ہیں۔ وہ قادیان سے ۱۲ - اپریل کو تین بجے دوپہر کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ اور لاہور کو شام سے بذریعہ فرنٹیئر میل عازم بمبئی ہوں گے۔ راستہ میں احباب اُن سے گفتگو کر کے اپنی تجارت کا سلسلہ امریکہ سے قائم کر سکتے ہیں۔ احباب اُن کے منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہنچنے اور اُن کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں:۔ (وکیل التجارۃ)

"کالج شاپ"

تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کے علاوہ شرفاء کی اہم ضرورت کے پیش نظر کالج ہذا کے زیر انتظام ایک شاپ کھولی گئی ہے۔ جس کی عمارت مسجد نور کے عقب اور تالاب کالج کی شمالی جانب فضل عمر ہوسٹل کی مغرب کی طرف واقع ہے۔ شاپ ہذا میں فرنیچر اور دیگر اشیاء خوردنی کی بہم رسانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ فی الحال کالج شاپ سے مندرجہ ذیل اشیاء دستیاب ہو سکیں گی۔ چائے۔ دودھ دہی۔ لسی۔ پیسٹری۔ پھل اور بسکٹ وغیرہ (مینیجر کالج شاپ)

گمشدہ کمبل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر سندھ کے دوران میں ناصر آباد اسٹیٹ میں ایک کمبل گم گیا تھا جو ممکن ہے۔ افراد قافلہ میں سے کسی کے پاس ہو احباب مجھے مطلع فرما کر ممنون فرماویں:۔ (عبدالعزیز زودنویس قادیان)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی

صحت کی ترقی ——— قوم کی تعمیر ہے

ضروری خبریں

ہندوستانی لیڈروں سے وائسرائے ہند کی ملاقاتیں

نئی دہلی ۴ اپریل۔ کل چوتھی بار گاندھی جی نے وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن سے ملاقات کی۔ گاندھی جی اب چار پانچ روز اور ٹھہریں گے اور وائسرائے سے مزید گفت و شنید کریں گے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ آج بمبئی سے دہلی تشریف لے آئیں گے شاید آج ہی آپ وائسرائے سے ملاقات بھی کریں۔

اس وقت تک گاندھی جی سے وائسرائے کی جو گفت و شنید ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق کانگرسی حلقوں کا خیال ہے کہ کسی خاص مسئلہ پر گفتگو نہیں ہو رہی۔ بلکہ عام معاملات زیر بحث لائے جا رہے ہیں۔ تا کہ ایک دوسرے کے خیالات اور نقطہ نگاہ کو اچھی طرح سمجھا جا سکے۔ لمبے عرصہ کی سکیم کے علاوہ یہ امر خاص طور پر زیر غور ہے کہ کن ذرائع سے برطانوی حکومت کے ۲۰ فروری والے اعلان پر جلد سے جلد عمل کیا جا سکتا ہے۔ امید ہے کہ پنجاب اور بنگال کو تقسیم کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ کانگرس کی طرف سے اس امر پر زور دیا جا رہا ہے کہ اگر ملک کا کوئی حصہ مرکزی یونین سے علیحدگی چاہتا ہے۔ تو اس کے متعلق علیحدہ طور پر غور کیا جائے۔ یونین کے اختیارات پر اس کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے۔ آج گاندھی جی نے اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس۔ پنڈت نہرو اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے بعض دیگر ارکان کے ساتھ بھی تبادلہ خیالات کیا۔

سردار پٹیل کی تجویز پاکستان کا مسئلہ ایک ٹربیونل کے سپرد کر دیا جائے

احمد آباد ۳ اپریل عبوری حکومت کے ہوم ممبر اور مشہور کانگرسی لیڈر سردار پٹیل نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے مختلف سیاسی مسائل پر رائے زنی کی۔ آپ نے کہا ہندوستان ایک نازک اور انقلابی دور میں سے گذر رہا ہے برسوں کی قربانیوں کے بعد ہم آزاد ہو رہے ہیں۔ لیکن ایک آزاد قوم کی ذمہ واری کو اگر ہم نے ادا نہ کیا۔ تو شاید ہم پھر غلام بنا لئے جائیں۔ برطانیہ نے کانگرس کی قرارداد ۱۹۴۲ء کے مطابق ہندوستان چھوڑ دینے کا اعلان کر کے دنیا کے سامنے اپنی نیک نیتی ثابت کر دی ہے۔ لیکن اس وقت ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے شبہ ہوتا ہے کہ آیا ہم آزاد رہ بھی سکتے ہیں یا نہیں ملک کے مختلف فرقوں میں طاقت حاصل کرنے کی لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ اب انگریزوں کی بجائے ہم ایک دوسرے کو شبہ کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں مسلم لیگ نے پنجاب سرحد اور آسام میں طاقت حاصل کرنے کے لئے چڑھائی کر رکھی ہے۔ لیکن میرے خیال میں وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آپ نے پاکستان کی بنیاد پر عارضی طور صلح کرنے کے متعلق مسٹر جناح کی تازہ تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کانگرس صلح کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ پاکستان کے سوال کو ایک غیر جانبدار اور آزاد ٹربیونل کے سامنے رکھ دیا جائے۔ اور اس کے فیصلہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ کانگرس نے سمجھوتہ کی بات چیت کے لئے مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کو دعوت دے دی ہے۔

آپ نے ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ریاستیں آزاد ہندوستان سے اور دستور ساز اسمبلی سے الگ نہیں رہ سکتیں۔ انہیں ہمارا ساتھ دینا ہوگا۔ اگر انہوں نے موجودہ ہندو مسلم اختلافات سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا۔ تو وہ اپنے آپ کو ختم کر دیں گی۔ کیونکہ برطانیہ کے چلے جانے کے بعد ریاستوں کی سرداری کے حقوق ہرگز قائم نہیں رہیں گے۔

سکھوں کی میٹنگ پارٹی تقسیم پنجاب کے حق میں

لاہور ۳ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی پنتھک پارٹی کا جلسہ سردار سورن سنگھ پارٹی لیڈر کی صدارت میں ہوا۔ ماسٹر تارا سنگھ خاص دعوت پر شریک ہوئے۔ سب ممبروں نے متفقہ طور پر پنجاب کو تقسیم کرنے کی حمایت کی۔ اور ہر قیمت پر پاکستان کی مخالفت کرنے۔ اور مسلم لیگ کی وزارت کو پنجاب میں ناممکن بنانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

وزیر ہند کی سروسوں کے متعلق سرکاری اعلان

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ آج وائسرائیگل لاج سے ایک خاص اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اس مہینے کے آخر تک وزیر ہند کی سروسوں کو ختم کرتے۔ اور سرکاری ملازمین کو معاوضہ دینے کے سلسلے میں حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان جاری کر دیا جائے گا۔

فسادات کی رفتار

آج کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ کم و بیش ہر جگہ حالت سدھر رہی ہے۔ اور حالات پر فوج اور پولیس کی مدد سے قابو پا لیا گیا ہے۔ کلکتہ میں کل دن بھر اور رات کو بھی امن رہا۔ صرف ایک مکان کو آگ لگانے کی ناکام کوشش کی گئی بمبئی میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں چھرا گھونپنے کی چار وارداتیں ہوئیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ جن علاقوں میں حالت سدھر گئی ہے وہاں کرفیو کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ رانچی۔ لکھنؤ۔ بنارس الہ آباد اور بنگلور میں اب امن ہے صرف خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔

پشاور میں بھی آج کوئی واقعہ نہیں ہوا البتہ مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن کے سلسلے میں جلوسوں اور مظاہروں کا سلسلہ جاری رہا۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد نے ایک بیان میں کہا مسلم لیگ کے کارکنوں کی طرف سے گاڑیوں پر جو حملے ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ مسلم لیگ کی موجودہ تحریک نہ تو پر امن ہے اور نہ سیاسی بلکہ یہ فرقہ وارانہ تحریک ہے۔ سرحد کے فنانس منسٹر مسٹر مہر چند کھنہ نے آج صوبہ کی حالت کے متعلق گورنر سرحد سے طویل بات چیت کی۔ گورنر سرحد کوہاٹ کی صورت حالات کا معائنہ کرنے کے لئے کوہاٹ روانہ ہو رہے ہیں۔

فسادات پنجاب کے متعلق اس وقت تک جو نامکمل اندازہ لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ ۲۹۰۰ اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور گیارہ سو کے قریب شدید مجروح ہوئے۔ مکمل اندازہ ابھی نہیں لگایا گیا۔

قلات ۳ اپریل۔ خان آف قلات نے ایک بیان میں کہا جون ۱۹۴۸ء میں جب برطانیہ اپنے اختیارات سے دستبردار ہو جائے گا۔ تو قلات کی ریاست ایک آزاد اور خود مختار حکومت کی حیثیت اختیار کر لے گی۔ آپ نے کہا۔ انگریزوں کے آنے سے قبل ریاست میں ایک آزاد حکومت تھی۔ اس لئے اب لازماً وہ اپنی پہلی حیثیت اختیار کر لے گی۔

دہلی ۳ اپریل۔ اینگلو عربک کالج کی طرف سے ایشیائی کانفرنس کے مسلمان نمائندوں کے اعزاز میں ایک دعوت دی گئی۔ اس موقعہ پر بہت سے دیگر معزز مسلمان بھی مدعو تھے۔

بمبئی ۳ اپریل۔ امریکہ سے جو ڈپلومیٹک مشن نیپال جا رہا ہے۔ اس کے ممبر آج یہاں پہنچے۔ اگلے ہفتہ وہ نیپال روانہ ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۳ اپریل مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ انہوں نے مسٹر ہنری کو ہندوستان کی سفارت کا عہدہ قبول کرنے کے لئے کہا ہے۔

لاہور ۳ اپریل۔ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے سیکرٹری مسٹر ویر مینار نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس پارٹی پنجاب میں دو وزارتیں بنانے کے اصول پر مسلم لیگ سے تشکیل وزارت کے سلسلے میں گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے کہا میری پارٹی پنجاب میں صرف مسلم لیگ کی حکومت قائم ہونے کی پوری طاقت سے مقابلہ کرے گی اور اسے ناممکن بنا دے گی۔

بمبئی ۳ اپریل بمبئی اسمبلی نے ہندوؤں میں طلاق کا بل منظور کر لیا ہے۔

لاہور ۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب بہت جلد مرکزی حکومت سے یہ درخواست کرے گی کہ وہ پنجاب میں علیحدہ براڈکاسٹنگ سٹیشن بنانے کی اجازت دیدے۔ تاکہ صوبہ کی اقتصادی اور زراعتی ضروریات کا پراپیگنڈا کیا جا سکے۔